افضلیتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا

عقل و نقل کے پیمانے میں

تحریر:
امام فخر الدین رازی

ترجمہ و تحقیق:
(صاحبزادہ) محمد محب اللہ نوری



افضلیتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا

عقل و نقل کے پیمانے میں

تحریر:

امام فخر الدین رازی

ترجمہ و تحقیق:

(صاحبزادہ) محمد محب اللہ نوری

انجمن حزب الرحمٰن بصیر پور (اوکاڑہ)

کتاب ——— افضلیت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء
عقل و نقل کے پیمانے میں
تحریر ——— امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ
تحقیق و ترجمہ ——— (صاجزادہ) محمد محب اللہ نوری
سن ——— ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۰ء
اشاعت ——— ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء
کمپوزنگ ——— آزاد کمپوزنگ سنٹر
وحدت روڈ' لاہور — ہیلو: ۵۸۳۵۶۳۳
مطبع ——— شرکت پرنٹنگ پریس' لاہور
ناشر ——— انجمن حزب الرحمٰن
شعبہ تصنیف و تالیف دار العلوم حنفیہ
فریدیہ 'بصیرپور (اوکاڑہ)
ہدیہ ———

ملنے کے پتے

- انجمن حزب الرحمٰن دار العلوم حنفیہ فریدیہ 'بصیرپور (اوکاڑہ)
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز 'گنج بخش روڈ' لاہور
- الکرم پبلی کیشنز '۲ سرور مارکیٹ سرکلر روڈ' چوک اردو بازار' لاہور
- مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ 'اندرون لوہاری گیٹ' لاہور
- مکتبہ اشرفیہ' مرید کے (شیخوپورہ)

کچھ

بیاں

اپنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی فضل نبینا و سیدنا محمدا علی سائر الانبیاء والمرسلین والصلوۃ والسلام علی حبیب رب العالمین وعلی آلہ و اصحابہ الطیبین الطاہرین واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین

سرکار' ابد قرار' حبیب کردگار' احمد مختار (فداہ ابی و امی) کو اللہ رب العالمین جل وعلا نے رحمتہ للعالمین خاتم النبین بنا کر بھیجا اور جملہ انبیاء و رسل پر آپ کو فضیلت و برتری عطا فرمائی --- عالم ارواح کے میثاق و اقرار اور شب معراج' بیت المقدس میں آپ کی اقتداء میں نماز کے ذریعے انبیاء نے آپ کی امامت و امارت' قیادت و سیادت اور افضلیت و فوقیت کو تسلیم کیا --- آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت اور وجاہت و افضلیت کا اصل اظہار و اعلان روز محشر ہو گا جب لواء الحمد آپ کے ہاتھوں میں ہو گا --- مقام محمود پر آپ فائز ہوں گے --- شفاعت کا اذن آپ کو ملے گا' جنت کا دروازہ آپ کھلوائیں گے اور انبیاء و مرسلین کی قیادت آپ فرما رہے ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور آپ کی عظمت و شان رسالت کو جن محدثین' مفسرین' محققین اور ائمہ و مجتہدین نے بیان کیا ہے ان میں ایک اہم نام امام فخرالدین

رازی (م ۶۰۶ھ) قدس سراہ العزیز کا ہے۔ علمی دنیا میں امام رازی کی شخصیت بڑی وقیع اور معتبر ہے۔ آپ جب کسی موضوع پر لکھتے ہیں تو عقلی و نقلی انداز میں دلائل و براہین کے انبار لگا دیتے ہیں۔ پیش نظر موضوع پر بھی آپ نے لکھنے کا حق ادا کیا ہے۔ آپ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب تفسیر مفاتیح الغیب (جو تفسیر کبیر کے نام سے معروف ہے) میں تیسرے پارہ کی پہلی آیت (تلک الرسل فضلنا الایہ) کی تفسیر میں متعدد نکات اور بہت سے مسائل بیان کئے ہیں اور آیت مقدسہ پر کئی پہلوؤں سے گفتگو کی ہے تاہم یہاں ہم صرف مسئلہ افضلیت سے متعلق ان کی گراں قدر تحریر کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں جس میں آپ نے چالیس کے لگ بھگ آیات و احادیث سے استدلال کرتے ہوئے انیس عقلی و نقلی دلائل سے حضور ﷺ کی دیگر انبیاء کرام پر افضلیت و برتری کو ثابت کیا ہے۔

امام رازی نے قدیم اسلوب کے مطابق حوالہ جات کے بغیر آیات و احادیث درج کی ہیں اور اگر کہیں حوالہ دیا ہے تو نہایت اجمال سے فقط مصنف یا کتاب کے نام پر اکتفا کیا ہے۔ احقر نے ترجمہ کے علاوہ تحقیق و تخریج کرتے ہوئے جدید انداز کے مطابق مکمل حوالہ جات پیش کر دیئے ہیں۔ پہلے پہل یہ ترجمہ نور الحبیب کے میلاد نمبر ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء میں چھپا تھا، اب تحقیق و تخریج اور موضوع سے متعلق اپنے ایک مضمون کے اضافہ سے کتابچہ کی صورت میں شائع ہو رہا ہے۔

دست بدعا ہوں کہ یہ کاوش بارگاہ خدا و مصطفیٰ (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) میں شرف قبولیت سے نوازی جائے اور اشاعت کے مختلف مراحل میں معاونت کرنے والے اعزہ و احباب کو سعادت دارین اور برکات کونین نصیب ہوں۔ آمین

بجاہ طٰہ ویٰس صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اللہ رب العزت جل جلالہ کو ایک جاننا' وحدانیت ہے۔ یہ ایک فکر ہے' ایک فلسفہ ہے' ایک نظریہ ہے۔ یہ فکر اور فلسفہ ایمان کا حصہ کب بنے گا' وحدانیت کا نظریہ عقیدہ توحید میں کیسے بدلے گا؟ اس کا دارومدار صرف اور صرف عظمت و شان رسالت کو ماننے' اس پر ایمان لانے اور تہہ دل سے اسے تسلیم کرنے پر ہے۔

اللہ تعالیٰ جل و علا بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے مخصوص قوم' محدود علاقہ اور ایک خاص وقت کے لئے انبیاء و رسل (علیہم السلام) کو مبعوث فرماتا رہا۔ ان کی امت کے لئے اس نبی یا رسول پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا مگر ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کسی ایک زمانہ کے لئے خاص نہیں' کسی ایک قوم یا علاقے سے مختص نہیں بلکہ خالق کائنات نے اعلان فرما دیا:

وما ارسلنک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا (1)

"اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام انسانوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر۔"

آپ ﷺ تمام زمانوں، تمام مکانوں، تمام کائناتوں، تمام علاقوں، جملہ مخلوقات پست و بالا اور جملہ امتوں بلکہ جملہ رسولوں کے بھی رسول ہیں۔

ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

علامہ تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی السبکی (م 756ھ) رقمطراز ہیں:

فتكون نبوته و رسالته عامة لجميع الخلق من زمن ادم الى يوم القيامة و تكون الانبياء و اممهم كلهم من امته و يكون قوله بعثت الى الناس كافة لا يختص به الناس من زمانه الى يوم القيامه بل يتناول من قبلهم ايضا (2)

"حضور ﷺ کی نبوت و رسالت زمانہ آدم علیہ السلام تا قیام قیامت جمیع مخلوقات کو شامل ہے۔ تمام انبیاء و مرسلین اور ان کی امتیں سب حضور کے امتی ہیں اور حضور ﷺ کے فرمان "میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں" سے مراد صرف آپ کے زمانہ سے روز قیامت تک کے لوگ ہی نہیں بلکہ پہلے تمام زمانوں کے لوگ بھی (آپ کے دائرہ امت میں) شامل ہیں۔"

جس طرح امت پر لازم ہے کہ نبی پر ایمان لائیں یونہی انبیاء پر ضروری ہے کہ وہ حضور ﷺ پر ایمان لائیں۔

عالم ارواح میں آپ کی سیادت و قیادت کا اظہار اس انداز میں کرایا گیا کہ جب اللہ تعالیٰ جل و علا، نور محمدی ﷺ کو جملہ کمالات و فضائل اور انوار نبوت سے فیض یاب فرما چکا تو تمام انبیاء و رسل کی ارواح کو اکٹھا کیا" امر ان ینظر الی

انوار الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام" تو نور مصطفیٰ ﷺ کو حکم دیا کہ انوار انبیاء کی طرف توجہ کرے۔ پھر ایک نور چمکا' روشنی پھیلی جس کے انوار و تجلیات جملہ انبیاء و رسل کے انوار پر غالب آ گئے' انبیاء کرام نے پوچھا کہ یہ کس کا نور ہے؟۔۔۔ اللہ تعالیٰ جل و علا نے جواب دیا:

"ھذا نور محمد بن عبد اللہ ان آمنتم بہ جعلتکم انبیاء قالوا آمنا بہ وبنبوتہ" (3)

"یہ محمد بن عبد اللہ کا نور ہے اگر تم ان پر ایمان لاؤ گے تو میں تمہیں منصب نبوت عطا کروں گا۔" ارواح انبیاء نے عرض کی "ہم آپ ﷺ کی ذات اور آپ کی نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔"

پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے پختہ عہد و پیمان لیا اور ایک دوسرے کا گواہ بنایا اور اس عہد کو مزید پختہ کرتے ہوئے اس پر اپنا بھاری ذمہ لیا اور اپنے آپ کو بھی گواہ بنایا۔"

عالم لامکان میں ذکر مصطفیٰ' عظمت مصطفیٰ اور میلاد مصطفیٰ کی اس پہلی مجلس کا ذکر "واذ اخذ اللہ میثاق النبیین۔۔۔ الایہ (4) میں تفصیل سے بیان فرمایا۔

"اللہ اللہ' اس محفل کے کیف و نور کا کیا عالم ہو گا جس کا اللہ رب العزت نے انعقاد فرمایا اور خود خطاب فرمایا۔ نور محمد مصطفیٰ مہمان خصوصی اور ارواح انبیاء کا مجمع تھا۔

خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکان خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

اس عہد میثاق کے بعد ارواح انبیاء آپ سے فیضان حاصل کرتی رہیں چنانچہ

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔

"درعالم ارواح نیز فیض بارواح انبیاء از روح او رسیدہ (5)

"عالم ارواح میں بھی انبیاء کرام کی روحیں حضور ﷺ کی روح پاک سے فیض یاب ہوتی رہیں۔"

امام بوصیری نے کیاخوب فرمایا:

وکل آی اتی الرسل الکرام بھا

فانما اتصلت من نورہ بھم

فانہ شمس فضل ھم کواکبھا

یظھرن انوارھا للناس فی الظلم(6)

"انبیاء کرام کو جس قدر معجزات (و کمالات) نصیب ہوئے وہ تمام کے تمام نور مصطفیٰ کا صدقہ اور فیضان ہے کیونکہ آپ (ﷺ) آفتاب کمال اور دیگر انبیاء و رسل ستاروں کی مانند ہیں جو (حضور کی تشریف آوری سے قبل جہالت اور گمراہی کی) تاریکیوں میں لوگوں کو نور ہدایت سے مستنیر کرتے رہے۔"

جس طرح آدم علیہ السلام جسمانی باپ ہیں اسی طرح حضور علیہ السلام روحانی باپ، سربراہ اور نگہبان ہیں جیسا کہ شیخ امام محمد الفاسی تحریر فرماتے ہیں:

فھو آدم الارواح ویعسوبھا کما ان آدم ابوالاجسادو سببھا (7)

خلاصہ کلام یہ کہ آپ سید الرسل ہیں، آپ کی رسالت و نبوت کا دائرہ انبیاء و رسل اور جملہ مخلوقات پر محیط ہے۔ آپ کی اسی رسالت عامہ کے پیش نظر شان رسالت کو کلمہ طیبہ کا جز بنایا گیا۔ گویا آپ جان جاناں ہیں، روح ایمان ہیں کہ جملہ

انسانیت کو آپ کے فیضان کرم سے ایمان میسر آیا۔

تاجدار تصوف شیخ فریدالدین عطار علیہ الرحمہ نے ایک شعر(8) میں توحید خداوندی کو بیان کیا۔ علامہ اقبال نے اسی شعر کے مصرعہ اول میں ترمیم کرکے شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے خوبصورت پیرائے میں اظہار کیا اور شان رسالت میں آپ کی "توحید" اور امتیاز و انفرادیت کو واضح کر دیا ؎

حمد بے حد مر رسول پاک را
آں کہ ایماں داد مشت خاک را(9)

بلاشبہ ہمارے رسول سید المرسلین اور افضل النبیین ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب کہا ؎

خلق سے اولیاء' اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو
کیا تمہارا نبی ہے' ہمارا نبی(10)

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

حواشی

① سورہ السباء:28

② علامہ تقی الدین سبکی' التعظیم والمنہ فی لتومنن بہ ولتنصرنہ' بحوالہ جواہر البحار للنبہانی' بیروت' جلد 1 صفحہ 363

③ امام احمد بن محمد قسطلانی' المواہب اللدنیہ / محمد بن عبدالباقی' زرقانی علی المواہب' مصر' جلد 1 صفحہ 40

④ آل عمران: 81

⑤ شیخ عبدالحق محقق دہلوی، مدارج النبوۃ، نو لکشور، لکھنؤ، جلد 1 صفحہ 115

⑥ امام شرف الدین ابو عبداللہ محمد بوصیری، قصیدہ بردہ، تاج کمپنی کراچی، ص

⑦ شیخ محمد الفاسی، مطالع المسرات، صفحہ 107

⑧ شیخ فریدالدین عطار، پند نامہ ۔ پہلا شعر "حمد بے حد مر خدائے پاک را"

⑨ علامہ محمد اقبال، مثنوی، پس چہ باید کرد، شیخ غلام علی پرنٹرز، ۱۹۷۷ء، ص ۴۴

⑩ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان، حدائق بخشش

✻✻✻✻✻

بلغ العُلیٰ بکمالہٖ

کشف الدُّجیٰ بجمالہٖ

حَسُنَت جمیعُ خِصالہٖ

صلّوا علیہ وآلہٖ علیہ الصلوٰۃ والسلام

افضلیتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا

عقل و نقل کے پیمانے میں

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضاؑ داری
آں چہؑ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ہر نعمتے کہ داشت خدا شُد بروؑ تمام
ہر رتبہؑ کہ بُود در امکاں بر وستؑ ختم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض (۱)

"یہ سب رسول، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔"

تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ بعض انبیاء کرام دوسروں سے بلحاظ مراتب افضل ہیں اور سب سے افضل محمد مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثناء ہیں۔ اس مسئلہ میں کافی دلائل و شواہد موجود ہیں:

پہلی دلیل:

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین (۲)

"اور نہیں بھیجا ہم نے اے محبوب آپ کو مگر (سراپا) رحمت سارے جہانوں کے لئے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں تو لازم ہے کہ تمام

جہانوں سے افضل و اعلیٰ ہوں۔ (کیونکہ حصول رحمت کے لئے ہر شخص آپ کا محتاج ہے۔)

دوسری دلیل:

ورفعنا لک ذکرک (۳)

"اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔"

رفعت ذکر کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے کلمہ شہادت' اذان اور تشہد وغیرہ میں اپنے ذکر کے ساتھ محمد عربی ﷺ کے ذکر کو بھی شامل کر دیا جب کہ دوسرے انبیاء کو یہ رتبہ نہیں ملا۔

تیسری دلیل:

خداوند قدوس نے حضور ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (۴)

"جس نے رسول کی اطاعت (فرماں برداری) کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

ان کی بیعت کو اپنی بیعت کے مترادف بتایا:

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم (۵)

"بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں در حقیقت وہ اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔"

آپ کی عزت کو اپنی عزت قرار دیا:

وللہ العزۃ ولرسولہ (٦)

"عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔"

آپ کی رضا کو اپنی رضا و خوشنودی کے ہم پلہ بتایا:

واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ (۷)

"حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ مستحق ہے کہ اسے راضی کریں۔"

اور آپ کی اجابت کا اپنی اجابت کے ساتھ ذکر فرما کر حضور ﷺ کے بلانے پر حاضر ہونے کی اہمیت واضح فرمائی:

یاایھا الذین امنو استجیبو اللہ وللرسول (۸)

"اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو جاؤ۔"

چوتھی دلیل:

اللہ تعالیٰ جل وعلا کے فرمان کے مطابق حضور ﷺ نے قرآن پاک کے مقابلہ کا چیلنج دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ (۹)

"اگر تمہیں اس میں کچھ شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ۔"

قرآن کی کل آیات چھ ہزار سے متجاوز ہیں اور اس کی سورتوں میں سب سے چھوٹی سورہ "الکوثر" ہے جو صرف تین آیات پر مشتمل ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ہر تین آیتوں کو معجزہ قرار دے کر مقابلہ کا چیلنج دیا۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو قرآن پاک فقط ایک معجزہ نہیں ہے بلکہ دو ہزار سے زائد معجزات کا مجموعہ ہے۔ (۱۰)

اللہ تعالیٰ جل و علا نے موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزوں سے مشرف فرمایا تھا۔ پھر کیا حضور ﷺ کے لئے اس قدر معجزات سے آپ کی بلندی مرتبت بدرجہ اولیٰ ثابت نہیں ہو جاتی؟

پانچویں دلیل:

حضور ﷺ کے معجزات دیگر انبیاء کرام کے معجزوں سے افضل ہیں' حدیث پاک میں ہے:

القرآن فی الکلام کآدم فی الموجودات (١٢)

"قرآن تمام کلاموں میں اسی طرح ہے جیسے آدم علیہ السلام تمام موجودات میں۔"

تو لازم ہے کہ ہمارے رسول بھی تمام انبیاء سے افضل ہوں کیونکہ بادشاہ خلعت فاخرہ سے درجے اور مرتبے کے مطابق نوازتا ہے۔ خلعت کی شان و شوکت سے مصاحب کی بادشاہ کے نزدیک قدر و منزلت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

چھٹی دلیل:

حضور ﷺ کے معجزۂ قرآن کا تعلق حروف اور اصوات سے ہے اور یہ ایسے امور (اعراض) ہیں جو باقی نہیں رہتے جب کہ دوسرے نبیوں کے معجزے (مثلاً اونٹنی' پتھر' لاٹھی وغیرا اعیان و جواہر) امور باقیہ کے قبیل سے ہیں۔ بایں ہمہ ان کے معجزات فنا ہو گئے' باقی نہ رہے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ حضور ﷺ کے معجزہ کو آخر تک باقی رکھے گا۔

ساتویں دلیل:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ جل و علا انبیاء کرام کے احوال بیان فرما کر ارشاد فرماتا ہے:

اولئک الذین ھدی اللہ فبھداہم اقتدہ (۱۳)

"یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی، تو آپ (بھی) ان کے طریقے پر چلیں۔"

گویا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور ﷺ کو انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرتوں سے مطلع فرما کر ان کے اخلاق حسنہ کو اپنے لئے منتخب کرنے کا حکم دیا۔ جب دیگر انبیاء کی تمام پسندیدہ عادات اور اخلاق حسنہ حضور کی ذات میں مجتمع ہو گئے تو لازماً آپ سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

آٹھویں دلیل:

ارشاد ربانی ہے:

وما ارسلنک الا کافۃ للناس (۱۴)

"اے محبوب ہم نے آپ کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو (قیامت تک کے) تمام لوگوں کو محیط ہے۔"

حضور ﷺ جب تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے تو چاہئے کہ آپ پر مشقت بھی سب سے زیادہ رکھی جائے کیونکہ آپ نے تن تنہا جہان والوں کو یاایھا الکفرون (۱۵) کہہ کر مخاطب فرمایا تو سب کے سب آپ کے جانی دشمن بن گئے۔ یہ کتنی عظیم مشقت تھی۔ موسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کی طرف مبعوث

ہوئے تو انہیں صرف فرعون اور اس کی قوم سے واسطہ پڑا۔ (جب کہ بنی اسرائیل جو بہت بڑی تعداد میں تھے' ان کے حامی و مددگار تھے) مگر تمام جہان کے لوگ محمد مصطفیٰ ﷺ کے مخالف تھے۔ حضور ﷺ کی مشقت و جرات کا اندازہ لگانے کے لئے یوں سمجھئے' اگر کسی آدمی کو کہا جائے کہ اس شہر میں صرف ایک آدمی رہتا ہے' نہ اس کا کوئی ساتھی ہے نہ رفیق --- ہاں' اتنی بات ہے کہ وہ طاقتور بھی ہے اور اسلحہ سے لیس بھی۔ تم اسے کوئی دہشت ناک خبر یا کوئی ایسا پیغام دے آؤ جس سے اسے تکلیف ہو --- یہ جاننے کے باوجود کہ وہاں صرف وہی ایک آدمی ہے' شاید ہی کوئی شخص تنہا اس کے پاس جانے کی جرات کر سکے۔ اسی طرح اگر کسی کو ایک دور دراز مسافت پر واقع وادی میں جانے کے لئے کہا جائے کہ وہاں تمہارا کوئی رفیق و شناسا نہیں ہے۔ وادی والوں کو ایسی بات کہہ آؤ جس سے انہیں دکھ ہو اور ان کے لئے باعث آزار ہو --- یقین مانئے کوئی شخص بھی اس کے لئے تیار نہ ہو گا بلکہ اس کے تصور سے ہی اس کا پتہ پانی ہونے لگے گا --- لیکن ہمارے نبی اکرم ﷺ نے سارے جہان کے جنوں اور انسانوں کو حق کا پیغام دیا' دن رات اس کام میں لگے رہے۔ یہ جاننے کے باوجود کہ دشمنی اور ایذا رسانی جن و انس کی سرشت ہے' بلا خوف و جھجک مسلسل دین کی تبلیغ اور اظہار حق کے لئے بھاری مشقتیں برداشت کرتے رہے۔ فتح مکہ سے پہلے کے دور مصائب و مشکلات میں ثابت قدم رہنے والے صحابہ کرام کی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی:

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل (۱۶)

"تم میں کوئی برابری نہیں کر سکتا ان کی جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے مال خرچ

الوں سے بہت بڑا ہے۔"

ان صحابہ کرام کی دوسروں پر فضیلت کا سبب شدت مصائب ہے تو رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل و مراتب کا کیا عالم ہو گا، جنہیں سب سے زیادہ تکلیفیں اور شدید مشکلات برداشت کرنا پڑیں۔

جب حضور ﷺ پر مشقت سب سے بڑھ کر تھی تو آپ کی فضیلت بھی سب سے زیادہ ہوئی کیونکہ حدیث پاک میں ہے:

افضل العبادات احمزہا (۱۷)

"عبادتوں میں سب سے افضل وہ ہے جس میں تکلیف زیادہ ہو۔"

ویں دلیل:

اسلام نے سابقہ شرائع پر قلم پھیر دی۔ اسلام ناسخ ادیان ٹھہرا اور ناسخ منسوخ سے افضل ہوتا ہے کیونکہ حدیث پاک میں ہے:

من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و اجر من عمل بہا الی یوم القیامۃ (۱۸)

"جو شخص دین میں اچھا طریقہ رائج کرے اسے اس کا اور اس پر عمل پیرا ہونے والے تمام افراد کا اجر قیامت تک ملتا رہے گا۔"

جب حضور ﷺ کا دین باقی ادیان سے ثواب میں زیادہ اور افضل ہے تو زما اس کے واضع ۔۔۔ حضور اکرم ﷺ بھی باقی نبیوں سے افضل ہوئے۔

سویں دلیل:

حضور ﷺ کی امت افضل الامم ہے۔ خداوند قدوس جل و علا کا فرمان

كنتم خير امة اخرجت للناس (١٩)

"تم بہترین امت ہو ان سب امتوں میں، جو لوگوں (کی ہدایت اور بھلائی) کے لئے ظاہر کی گئی ہے۔"

امت کو یہ اعزاز و فضیلت حضور ﷺ کی پیروی کے سبب سے میسر آئی جیسا کہ اس ارشاد ربانی سے ظاہر ہے:

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله (٢٠)

"اے محبوب انہیں فرما دیجئے اگر تم (واقعی) اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔"

جب تابع (امت) کی فضیلت ثابت ہوئی تو متبوع (حضور اکرم ﷺ) کی افضلیت بطریق اولیٰ ثابت ہو گئی۔ نیز جب امت مصطفوی کا دائرہ وسیع ہے کہ آپ جن و انس وغیرہ سب کی طرف مبعوث ہوئے اور آپ کے پیروکار سب سے زیادہ ہیں تو آپ کا اجر اور ثواب بھی اسی اعتبار سے زیادہ ہوا اور فضیلت بھی اتنی ہی زیادہ۔

گیارہویں دلیل:

حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں تو لازماً آپ افضل النبیین بھی ہوئے کیونکہ عقلی اعتبار سے ناسخ و خاتم وہی ہو سکتا ہے جو افضل ہو۔

بارہویں دلیل:

انبیائے کرام علیہم السلام میں بعض پر بعض کی فضیلت مختلف لحاظ سے ہے۔ منجملہ ایک وجہ کثرت معجزات بھی ہے جن سے ان کا صدق اور شرف ظاہر ہوتا

ہے۔ ہمارے نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کو اللہ تعالیٰ نے مختلف نوعیت کے تین
ہزار سے بھی زائد معجزات ظاہرہ سے نوازا۔ بعض کا تعلق قدرت و طاقت سے ہے
جیسے بہت سے لوگوں کو تھوڑے سے کھانے یا معمولی پانی سے سیر کرنا، بعض معجزات
علوم سے متعلق ہیں جیسے غیب کی خبریں دینا اور قرآن کریم کا فصاحت و بلاغت سے
مملو ہونا۔ معجزات ہی سے یہ بات بھی ہے کہ آپ کی ذات مجمع فضائل ہے کہ
حسب و نسب کے لحاظ سے اشراف عرب میں سے اشرف و برتر، قوت کے اعتبار
سے نہایت شجاع و بہادر۔ یہ آپ ہی کی چشم کرامت کا اثر تھا کہ مولا علی کرم اللہ
وجہہ نے عمر بن ود جیسے طاقتور کو مار گرایا۔ ازاں بعد حضور نے دریافت فرمایا۔
"علی! تو نے خود کو کیسے پایا؟" مولا علی عرض گزار ہوئے۔ "حضور! اگر تمام
اہل مدینہ اکٹھے ہو کر میرے مقابلے کو آجاتے، جب بھی میں ان پر چھا جاتا اور پچھاڑ
ڈالتا۔" حضور نے فرمایا۔ "اس وادی سے ایک شخص ہو گا جو تجھے قتل کرے گا۔"
(۲۱)

(قوت و شجاعت کی طرح) خلق و حلم، وفا و سخا اور فصاحت و بلاغت کی خوبیاں
بھی آپ ﷺ کے کمالات میں سے ہیں۔ کتب احادیث میں ان ابواب پر سیر
حاصل بحث کی گئی ہے۔

تیرہویں دلیل:

حضور نبی کریم، رؤف و رحیم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ (۲۲)

"آدم اور تمام اولاد آدم روز محشر میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔"

اس حدیث سے صراحتاً معلوم ہوا کہ آپؐ آدم علیہ السلام اور تمام اولاد آدم سے افضل و برتر ہیں۔ ذیل کی احادیث میں بھی اسی جانب اشارہ ہے:

- انا سید ولد آدم ولا فخر (۲۳)

"میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔"

- لایدخل الجنۃ احد من النبین حتی ادخلہا انا' ولا یدخلہا احد من الامم حتی تدخلہا امتی (۲۴)

- "دوسرے انبیاء سے پہلے میں اور ان کی امتوں سے پہلے میری امت بہشت میں داخل ہو گی۔"

- حضرت انس کی روایت ہے'

رسول ﷺ نے فرمایا: روز قیامت سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا' لوگ بارگاہ خداوندی میں جب حاضر ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ جب لوگ ناامید ہوں گے' میں انہیں خوشخبری سنانے والا ہوں گا۔ "لواء الحمد بیدی وانا اکرم ولد آدم ولا فخر" (۲۵) تعریفوں کے جھنڈے میرے ہاتھ میں ہوں گے۔ میں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہوں اور مجھے اس پر کچھ فخر نہیں۔

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں:

ایک دن صحابہ کرام آپس میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے۔ حضور ﷺ (قریب سے) سن رہے تھے ---- صحابہ میں سے بعض نے ازراہ تعجب کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علی علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے ---- دوسرے نے کہا: اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہم کلامی کا شرف بخشا (اور آپ کلیم اللہ ٹھہرے) ایک اور نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں ایک اور صاحب نے کہا: آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا صفی بنایا (اسی دوران) حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں نے تمہاری بحث و گفتگو (اور اس پر تعجب) کو سنا۔

"ا ابراہیم خلیل اللہ و ہو کذلک، و موسی نجی اللہ و ہو کذلک، و عیسی روح اللہ و ہو کذلک، و آدم اصطفاہ اللہ تعالی و ہو کذلک، الا و انا حبیب اللہ ولا فخر، وانا اول من یحرک حلقۃ الجنۃ فیفتح لی فادخلہا ومعی فقراء المومنین ولا فخر، وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر" (۴۶)

اس میں کوئی شک نہیں کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں، موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ اور آدم صفی اللہ ہیں مگر یاد رکھو، میں اللہ کا محبوب ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ قیامت کے روز سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا، میری شفاعت قبول ہوگی۔ لواء الحمد میرے ہاتھ ہوگا۔ جنت کی کنڈی سب سے پہلے میں کھٹکھٹاؤں گا تو فوراً جنت کو میری خاطر کھول دیا جائے گا۔ میں اپنے ساتھ فقیر مومنوں کو لے کر جنت میں داخل ہو جاؤں گا اور میں ان سب باتوں پر فخر نہیں کرتا۔ میں سب پہلوں، پچھلوں میں زیادہ معزز ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں۔

چودھویں دلیل:

بیہقی نے فضائل صحابہ میں روایت نقل کی ہے:

ایک مرتبہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کہیں دور سے دکھائی دیئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ سید العرب ہے۔ حضرت عائشہ نے دریافت

کیا، کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ حضور نے جواب دیا انا سید العالمین میں تو سب جہان والوں کا سردار ہوں۔" معلوم ہوا کہ آپ افضل النبیین ہیں۔

پندرہویں دلیل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا:
"مجھے پانچ فضیلتیں ایسی ملی ہیں جو پہلے کسی کو نہ دی گئیں اور میں فخر نہیں کرتا۔ پہلے نبی اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے جب کہ میں احمر و اسود سب کا رسول ہوں، ساری روئے زمین میرے لئے سجدہ گاہ بنادی گئی ہے۔ خدا کی نصرت و تائید میرے شامل حال ہے کہ ایک ماہ کی مسافت پر دشمن میرے رعب و دبدبہ سے مغلوب ہو جاتا ہے، میرے لئے غنائم حلال کئے گئے ہیں جب کہ پہلے انبیاء کے لئے جائز نہ تھے۔
"واعطیت الشفاعة فادخر تبالامتی فہی نائلہ ان شاء اللہ تعالی لمن لا یشرک باللہ شیئا" مجھے شفاعت کا اختیار دیا گیا ہے جسے میں نے اپنی امت کے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے۔ یہ انشاء اللہ ہر اس شخص کے لئے مقبول ہوگی جو مشرک نہ ہو۔" (۲۸)

یہ ایسی چیزیں ہیں جن سے دوسرے انبیاء پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فضیلت دی ہے۔

سولہویں دلیل:

محمد بن عیسیٰ حکیم ترمذی معنی افضلیت کی تائید میں رقمطراز ہیں:
"ہر امیر کی طاقت اس کی رعایا کے مطابق ہوتی ہے جو شخص کسی

ایک بستی کا امیر ہو اس کی قوت اسی مناسبت سے ہوگی اور جو مشرق و مغرب تک وسیع مملکت کا حکمران ہو اس کی طاقت اور خزانے بھی اسی قدر وسیع ہوں گے۔ یونہی انبیاء کرام توحید کے خزانے اور معرفت کے جواہر اپنی حدود رسالت کے مطابق لے کر آئے۔۔۔ کسی ایک بستی کی طرف مبعوث ہونے والے نبی اس جگہ کے مطابق روحانی خزانے لے کر آئے اور جس کی رسالت کا دائرہ مشرق و مغرب تک پھیلا ہوا ہو اور وہ جن و انس سب کی طرف مبعوث ہو اس کے لئے روحانیت کے ذخائر اتنے ہی بیشتر درکار ہوں گے تاکہ ان سے اہل مملکت کے امور سر ہو سکیں۔" (۲۹)

حضور ﷺ کی رسالت عامہ باقی انبیاء کی نسبت اسی طرح ہے جیسے مشرق و مغرب کی حکومت کے مقابلے ایک ملک کے چند مخصوص شہروں پر حکومت۔۔۔ لہٰذا حضور کو علم و حکمت کے وہ گنجہائے گراں مایہ عطا ہوئے جو کسی اور کے حصے میں نہیں آئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ علم کی اس منتہائے کمال کو پہنچے جہاں تک کسی بشر کو رسائی نہیں ہوئی۔ فاوحی الی عبدہ ما اوحی (۳۰) میں اسی جانب اشارہ ہے اور اوتیت جوامع الکلم (۳۱) میں اسی علمی جامعیت کا بیان ہے۔

پس آپ کی کتاب سب کتابوں پر غالب اور آپ کی امت باقی تمام امتوں سے افضل و برتر ہے۔

سترہویں دلیل:

• محمد بن حکیم ترمذی کتاب النوادر میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل، موسیٰ کو نجی اور مجھے اپنا حبیب بنایا، پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وعزتی وجلالی لاوثرن حبیبی علی خلیلی ونجیی (۳۲)۔۔۔ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں اپنے خلیل و نجی پر اپنے حبیب کو اختیار کرتا ہوں۔"

اٹھارہویں دلیل:

صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"میری اور دیگر انبیاء کی مثال یوں ہے جیسے کوئی آدمی عالی شان محل تعمیر کرائے جو اپنے حسن و جمال کے اعتبار سے کامل ہو مگر ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی۔ لوگ چاروں طرف گھوم پھر کر اسے دیکھتے ہیں۔ عمارت انہیں پسند آتی ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ اس جگہ اینٹ رکھ دی جاتی تو یہ عمارت مکمل ہو جاتی۔" حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا انا تلک اللبنۃ "میں ہی وہ (قصر نبوت کی) آخری خشت ہوں۔" (۳۳)

انیسویں دلیل:

قرآن پاک میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے دیگر انبیائے کرام کو ان کے ناموں سے پکارا جیسے:

یا آدم اسکن (۳۴)

"اے آدم رہو تم (اور تمہاری بیوی جنت میں")

ونادیناہ ان یا ابراھیم (۳۵)

"اور ہم نے اسے ندا فرمائی اے ابراہیم"

یا موسی انی انا ربک (۳۶)۔

"اے موسیٰ بے شک میں آپ کا رب ہوں"

لیکن حضور اکرم ﷺ کو یا ایہا النبی (۳۷) اور یا ایہا الرسول (۳۸) ایسے پیارے القاب سے خطاب فرمایا اور یہ چیز آپ کی فضیلت و عظمت ظاہر کرتی ہے۔

(حضور خاتم النبیین، شفیع المذنبین ﷺ کے افضل الرسل ہونے پر دلائل و براہین قائم کرنے کے بعد حضرت امام رازی قدس سرہ العزیز ایک اشکال کا جواب نقل فرماتے ہیں۔)

سوال: آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام کو تمام ملائکہ نے سجدہ کیا مگر حضور انور ﷺ کے لئے یہ بات ثابت نہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت آدم آپ سے افضل ہیں؟

جواب:

۱۔ حضرت آدم کا مسجود ملائکہ ہونا افضلیت کی دلیل نہیں کیونکہ ایسے صریح دلائل موجود ہیں جن سے حضور ﷺ کی حضرت آدم پر افضلیت واضح ہے۔

مثلاً حضور ﷺ نے فرمایا:

آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ (۳۹)

"قیامت کے دن حضرت آدم اور ان کے سوا تمام انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔"

نیز فرمایا:

کنت نبیا و آدم بین الماء والطین (۴۰)

"میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم کا خمیر تیار ہو رہا تھا۔"

شب معراج فرشتوں کے سردار جبریل امین نے حضور ﷺ کی رکاب تھامی۔ ظاہر ہے کہ اس میں سجدے سے زیادہ تعظیمی پہلو موجود ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ خود بھی حضور ﷺ پر درود بھیجتا ہے اور ملائکہ و مومنین کو بھی اس کا حکم دیتا ہے۔ یہ بات کئی وجوہ سے حضرت آدم علیہ السلام کے مسجود ملائکہ ہونے سے افضل ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے سجدہ کا حکم تعظیم کے لئے دیا تھا مگر درود کا امر حضور ﷺ کا قرب حاصل کرنے کے لئے دیا۔

۴۔ آدم علیہ السلام کو سجدہ صرف ایک بار ہوا اور بس مگر حضور ﷺ پر صلوٰۃ و سلام کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ (بلکہ ابد الاباد تک ذکر مصطفیٰ اور صلوٰۃ و سلام باقی رہے گا کہ حی و قیوم رب محمد بھی تو اپنے محبوب کو صلوٰۃ و سلام اور ذکر خیر سے نوازتا رہتا ہے (ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی)

۵۔ سجدے کا حکم صرف فرشتوں کے لئے تھا مگر رسول اکرم ﷺ پر صلوٰۃ پہلے خدا نے اپنے ذمے لیا پھر ملائکہ و مومنین کو حکم دیا۔

۶۔ ان الملائکۃ امروا بالسجود لادم لاجل ان نور محمد علیہ السلام فی جبھتہ آدم "کیونکہ نور محمد مصطفیٰ ﷺ آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر تھا اس لئے فرشتوں کو انہیں سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ (یعنی سجدہ در حقیقت آدم کو نہیں بلکہ نور محمدی کو ہوا تھا۔)

صلی اللہ وسلم علی نبینا و رسولنا محمد و علی سائر الانبیاء والمرسلین

حوالہ جات

۱۔ البقرہ، آیت: ۲۵۳

۲۔ الانبیاء، آیت: ۱۰۷

۳۔ الم نشرح، آیت: ۴

۴۔ النساء، آیت: ۸۰

۵۔ الفتح، آیت: ۱۰

۶۔ المنافقون، آیت: ۸

۷۔ التوبہ، آیت: ۶۲

۸۔ انفال، آیت: ۲۴

۹۔ البقرہ، آیت: ۲۳

۱۰۔ بلکہ بعض حضرات نے اس سے زیادہ تعداد معجزات بیان کی ہے چنانچہ علامہ امام فاسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔۔ وان فیہ (القرآن) ستین الف معجزۃ تقریبا وہی المعجزۃ الکبری الباقیۃ بین الخلق ولیس لنبی معجزۃ باقیۃ سواہ (مطالع المسرات، امام محمد المہدی بن احمد الفاسی، ص ۱۳۳) "قرآن کریم میں ساٹھ ہزار کے قریب معجزات ہیں۔ قرآن ایک بہت بڑا معجزہ ہے جو مخلوق میں باقی ہے جب کہ دیگر انبیاء کرام کے معجزات کا وجود باقی نہیں رہا۔" (مترجم)

۱۱۔

۱۲۔ انعام، آیت: ۹۰

۱۳۔ سبا، آیت: ۲۸

۱۴۔ الکافرون، آیت: ۱

۱۵۔ الحدید، آیت: ۱۰

۱۶۔

۱۷۔ ابوبکر احمد بن حسین البیہقی، شعب الایمان، دار الکتب لبنان، جلد ۵ صفحہ ۳۷۵ (اس میں "الی یوم القیامہ" کے الفاظ نہیں، ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری نے اپنی جامع صحیح کی کتاب العلم باب من سن سنۃ حسنۃ اوسیئۃ میں یہ حدیث یوں نقل کی ہے: من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فعمل بہا بعدہ کتب لہ مثل اجر من عمل بہا ولا ینقص من اجورہم شیی ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ فعمل بہا بعدہ کتب علیہ مثل وزر من عمل بہا ولا ینقص من اوزارہم شی --- صحیح مسلم، اصح المطابع کراچی، جلد ۲ صفحہ ۳۴۱

۱۸۔ آل عمران، آیت: ۱۱۰

۱۹۔ آل عمران، آیت: ۳۱

۲۰۔

۲۱۔ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، مجیدی کانپور، جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ حدیث شریف کے الفاظ ہیں: وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی

۲۲۔ ---ایضاً--- الفاظ یوں ہیں: انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ (اس میں "لا فخر" کے الفاظ نہیں۔

۲۳۔ ابو عبداللہ محمد حکیم ترمذی، نوادر الاصول، مکتبہ علمیہ مدینہ منورہ صفحہ ۱۰۰ (قریب المعنی --- حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں: الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی ادخلہا وعلی الامم حتی تدخلہا امتی --- "میرے داخل ہونے سے پہلے دوسرے نبیوں پر اور میری امت سے پہلے دوسری امتوں پر جنت حرام ہے۔"

۲۴۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۰۷

۲۵۔ جامع ترمذی، جلد ۲ صفحہ ۲۰۸

۲۶۔ احمد بن حجر ہیتمی مکی 'الصواعق المحرقہ' قاہرہ 'صفحہ ۱۲۲ (بحوالہ بیہقی / ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم' مستدرک' دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن جلد ۳' صفحہ ۱۲۴ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادعوالی سید العرب فقلت یارسول الست سید العرب قال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب

۲۷۔ نوارد الاصول صفحہ ۵۔ ۲۸۴ / محمد بن اسمٰعیل بخاری' صحیح بخاری' اصح المطابع کراچی' جلد ا صفحہ ۶۲

۲۸۔ صحیح مسلم' جلد ا صفحہ ۱۹۹ (بالفاظ متقاربہ) / نوادر الاصول' صفحہ ۲۸۵

۲۹۔ النجم' آیت: ۱۰

۳۰۔ صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۴۱۸ / صحیح مسلم جلد ا صفحہ ۱۹۹

۳۱۔ شعب الایمان جلد ۲ صفحہ ۱۸۵

۳۲۔ صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۵۰۱ / صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۴۸

۳۳۔ البقرہ' آیت: ۳۵

۳۴۔ الصافات' آیت: ۱۰۴

۳۵۔ طٰہٰ' آیت: ۱۲-۱۱

۳۶۔ انفال' آیات ۶۴' ۶۵' ۷۰ / التوبہ' آیت: ۷۳ / الاحزاب' آیات: ۱' ۲۸' ۴۵' ۵۰' ۵۹ / الممتحنہ' آیت: ۱۲ / الطلاق' آیت: ۱ / التحریم' آیت: ۱' ۹

۳۷۔ المائدہ' آیت: ۴۱' ۶۷

۳۸۔ ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ (الفاظ متقاربہ)

۳۹۔ امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ نے حدیث کے مشہور الفاظ نقل کئے ہیں' امام ترمذی نے اس مفہوم کی حدیث یوں درج کی ہے: عن ابی ہریرۃ قال قالوا یا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متی وجبت لک النبوۃ ؟ قال و آدم بین الروح والجسد (جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۷) علامہ محمد طاہر فتنی (م ۹۸۶ھ) لکھتے ہیں: وصححہ الحاکم بلفظ "کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد" والذی اشتہر بلفظ "کنت نبیا و آدم بین الماء والطین" فلم نقف علیہ بہذا اللفظ (محمد طاہر' تذکرۃ الموضوعات' مکتبہ قیمہ' بمبئی' صفحہ ۸۶)

(اسی طرح کی تفصیل ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے بھی بیان کی ہے۔ مرقات' مکتبہ امدادیہ ملتان' جلد ۱۱ صفحہ ۵۸)

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

وہی ہیں مری عشق و مستی کا عنواں، وہی ہیں مری زندگی کے سہارے
جو تیرے کرم نے دیئے ہیں دلاسے، جو تیری نظر نے کئے ہیں اشارے
بڑھے گا مری سمت دستِ عطا بھی، وہ فیاض ہیں اور مشکل کشا بھی
دعائیں گے میری محبت کے آنسو، جزا پائیں گے میرے دل کے اشارے

—— حافظ مظہر الدین